

مولانا سید سعید العز صاحب

مازارہ

شعبۂ اسلامیات پشاور یونیورسٹی

# جمع قرآن بعہد حضرت عثمان

## پر اجماع صحابہ

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب نزولی ترتیب نہیں۔ جو خود ترتیب و ترتیب ہے جس کے مطابق قرآن کریم عالم غیب (روح محفوظ) میں محفوظ تھا۔ نزول کے لحاظ سے قرآنی آیات و سورتوں کے مطابق وقتاً فوقتاً اترتی رہیں اور ان کا نزول اس موجودہ ترتیب کے مطابق نہیں تھا۔ چنانچہ سورہ اعلق جو موجودہ ترتیب کے مطابق سورہ ۹۶ ہے اور آخری پارے میں ہے نزول کے لحاظ سے مقدم ترین ہے۔ چونکہ نزولی ترتیب مقصود نہ تھی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کوئی اہتمام نہ فرمایا۔ اس کے برعکس موجودہ ترتیب کا اہتمام ہر وقت کیا گیا۔ جب بھی قرآن مجید کے کچھ آیات نازل ہو جاتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبین وحی میں سے کسی کا تب کو بلا لیتے اور اس سے وہ آیات متعلقہ سورت کی متعین جگہ میں اپنے رو برو لکھواتے۔ اسی طرح کئی سورتوں کا نزول جاری رہتا۔ جو جو سورتیں مکمل ہو جاتیں ان کی متفرق نوشتوں سے صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر سورتیں جمع کر لیتے۔ جن کے صحف وہ اپنے پاس رکھتے۔

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے تک قرآن مجید کا نزول جاری تھا اس لئے عہد نبوی میں اس کو مصحف میں جمع نہیں کیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت فرماتے پر قرآن مجید کا نزول مکمل ہوا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں ہر ہر سورت کی آیات اپنی اپنی سورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق باجماع صحابہ جمع کی گئیں۔ اور تمام سورتوں کے صحف آپس میں ترتیب کے لحاظ کے بغیر یک جا جمع کئے گئے۔

دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی انفرادی طور پر اپنے لئے صحائف لکھے تھے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سورت

کی جگہ ان کی اپنی اپنی سورت میں متعین فرمائی تھی۔ اس جمعے ایسی کوئی روایت نہیں ملتی جس میں کسی صحابی کے مصحف کی کسی سورت میں آیات کی تقدیم و تاخیر کا ذکر ہو۔ مگر سورتوں کی آپس کی ترتیب کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح نہیں فرمائی تھی۔ اس لئے صحابہ کرامؓ تلاوت میں آپ کے طرز عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے سورتوں کی آپس میں ترتیب کا لحاظ تو رکھتے مگر کتابی شکل میں سورتوں کی آپس میں ترتیب کا اہتمام نہیں فرما چکے تھے جیسا کہ ابو بکر صدیقؓ کی عہد خلافت میں ہر سورت کے تمام آیات تو اپنی اپنی سورت میں جمع کی گئی تھیں مگر سورتوں کی آپس میں ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا تھا۔

اس کے علاوہ مدنی دور کے اواخر میں قرآن مجید کی بعض جگہوں کا نزول ایک حرف سے زائد دو تین زیادہ سے زیادہ سات احروف تک ہوتا رہا۔ اس بنا پر ایسی روایات ملتی ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ کے مصاحف کی بعض جگہوں میں حرف کا اور بعض سورتوں کی ترتیب میں اختلاف تھا۔

اس قسم کی روایات کا سہارا لیتے ہوئے مستشرقین مسلمانوں کے دلوں میں شک و شبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن مجید جس کی جمع کی نسبت حضرت عثمانؓ کی طرف کی جاتی ہے پر صحابہ کرامؓ متفق نہ تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست لینے والے اس پریقین تھے تو آپ سے قرآن مجید یعنی طور پر ثابت نہیں۔

چنانچہ وہ مندرجہ ذیل حقائق آیات کے نزول کے ساتھ متواتر طور پر صحابہ کرامؓ کے سینوں میں ان کے حفظ کے انتظام اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عہد خلافت میں باجماع صحابہ ہر سورت کی آیات کا اپنی اپنی سورت میں جمع کرنے کو نظر انداز کرتے ہوئے قرآن مجید کی حفاظت "انما لفظنا" پر مسلمانوں کے پختہ عقیدہ کو متزلزل کرنے کے درپے ہیں مگر عظیم ذخیرہ خالق کو ان اعداؤں اسلام کی ان سازشوں کا علم تھا اس لئے جمع قرآن بعد حضرت عثمانؓ کے اول سے لے کر آخر تک پورے حالات ایسے طور پر پیدا فرمائے کہ ان کے شکوک و شبہات ڈالنے کے وہ تمام سہارے بے کار ہو جاتے ہیں جن سے وہ مسلمانوں کے ایمان و یقین کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل عنوانات (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (

تاریخی واقعات (د) اور قرآن وحدیث کی تصریحات کی روشنی میں ثابت کیا جائے گا کہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں جمع قرآن کی جو ہم تکمیل تک پہنچائی گئی وہ حضرت عثمانؓ کا اپنا انفرادی عمل نہ تھا۔ بلکہ خلیفہ راشد کی نظارت میں صحابہ کرام کا ہم نگرین فریضہ تھا۔ جو انہیں عرصہ اخیرہ (آخری رمضان) میں پڑھی ہوئی قرأت کے مطابق جمع کرنا تھا۔ جس سے ثابت ہو جائے گا کہ جس ترتیب اور حرف سے حضرت عثمانؓ کی عہد خلافت میں قرآن مجید جمع کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے بھی نہ کبھی اس کو غلط بتایا اور نہ ان کو کبھی اس کے کلام الہی ہونے میں شک وتردد لاحق ہوا۔

(۱)۔ جب احرف میں اختلاف کی بنا پر امت کا آپس میں افتراق کا خطرہ لاحق ہوا تو آپؐ نے از خود اپنی نظر سے یہ کام شروع نہ کیا بلکہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا

اجتمعوا یا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
فاکتبوا للناس اماماً  
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تم جمع ہو جاؤ پس لوگوں کے لئے مصحف امام لکھو۔

۲۔ اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اس مسئلہ میں آپؐ کی کیا رائے ہے تو آپؐ نے فرمایا۔

نزی ان تجمع الناس علی مصحف واحد  
فلا تكون فوقة ولا يكون اختلاف قلنا  
فنعم ما ساءدیت له  
ہماری یہ رائے ہے کہ ہم ایک مصحف پر لوگوں کو جمع کریں تاکہ افتراق اور اختلاف نہ رہے ہم نے کہا آپؐ کی رائے صحیح ہے۔

۳۔ جب صحابہؓ کی طرف سے ایک مصحف پر امت کو جمع کرنے کا فیصلہ ہوا تو حضرت عثمانؓ نے نہ کسی خاص شخص سے یہ فرمایا کہ وہ اپنی یاد سے قرآن مجید جمع کرے اور نہ ایک شخص یا چند محدود افراد سے مصحف طلب کئے کہ ان سے مصحف لکھے بلکہ عام اعلان فرمایا۔

من كان عندك شئ من القرآن فليأت  
بہ سے  
جس شخص کے پاس قرآن مجید کا کوئی حصہ ہو وہ لائے۔

اور پھر ہر لائے والے سے اس نوشتہ کے بارے میں قسم لی۔

لسمحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے

۱۔ الطبری: جامع البیان ۲۰۱ - ابن ابی داؤد: کتاب المصاحف: ۲۱

اس حدیث کی بنا پر اس مقالہ میں جہاں مصحف امام کا ذکر آئے ہے تو اس گیری مراد قرآن مجید ہوگی۔

۲۔ ابن ابی داؤد: کتاب المصاحف: ۲۲

وہو ا-۱۰۷ علیک فیقول : نعم ۷

حال میں سنا کہ آپؐ پر اس کا اظہار فرماتے رہے تو وہ کہتا ہاں۔

۴- صحابہ کرامؓ کے ان لائے ہوئے صحائف سے جب صحیفہ لکھنے کا فیصلہ ہوا تو حضرت عثمانؓ نے اپنی طرف سے کسی کو منتخب نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرامؓ سے لائے لی کہ کتابت میں سب سے زیادہ ماہر کون ہے تو انہوں نے فرمایا "کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ثابت"

پھر فرمایا کہ لوگوں میں فصیح ترین کو ہی ہے انہوں نے کہا "سعید بن العاص" ۷

۵- جب صحابہ کرامؓ کے ان لائے ہوئے نوشتوں سے صحیفہ لکھا گیا تو اس کا مقابلہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد کے ان جمع شدہ صحیفہ سے کیا گیا جو کسی خاص شخص کا انفرادی عمل نہیں تھا بلکہ صحابہ کرامؓ کا ایک اجتماعی عمل تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لکھے ہوئے نوشتوں سے جمع کئے گئے تھے جن سے اُس وقت صحیفہ میں آیات نہ لکھے جاتے جب تک کہ لانے والا اس پر دو گواہ قائم نہ کرتا کہ یہ آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب سے ہمارے روبرو اسی طرح لکھوائے ہیں ۷

گویا کہ صحیفہ امام دو بار صحابہ کرامؓ کے ان نوشتوں سے جمع کیا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لکھے گئے تھے اور دو بار صحابہ کا اس پر اجماع ہوا پہلی بار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں اور دوسری بار حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں۔

۶- حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں جمع قرآن کی ہمہ خلیفہ راشد کی نگرانی میں خلافت راشدہ کے فرائض میں سے اہم ترین فریضہ ہونے پر اور کسی خاص شخص کا انفرادی عمل نہ ہونے پر دلیل، حضرت علیؓ کا یہ قول ہے "کُوِّرَتْ وَوَلِيَتْهُ لَفَعَلَتْ مَا فَعَلَتْ فِي الْمَصَاحِفِ" یعنی اگر میں خلیفہ ہوتا تو میں مصاحف کے بارے میں وہی کام کرتا جو حضرت عثمانؓ نے کیا۔

اور جب حضرت عثمانؓ نے مصاحف جلانے کا حکم فرمایا تو آپؐ نے فرمایا

كُؤْمَ يَصْعَعَةُ عُثْمَانُ لَصْنَعُهُ ۷ اگر حضرت عثمانؓ یہ کام نہ کرتے تو ضرور بالضرور

میں اس کو کرتا۔

اگر بالفرض اُس وقت حضرت عثمانؓ کی جگہ حضرت علیؓ خلیفہ ہوتے تو ان کی نگرانی میں اسی طرح سے یہ کارنامہ انجام تک پہنچایا جاتا اور جس طرح حضرت عثمانؓ نے صحیفہ امام اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صحیفہ کے

۷ ابن ابی ذؤب: کتاب المصاحف: ۲۴۲ ۷ کتاب المصاحف: ۲۴۲ ۷ الطبری: جامع البیان: ۲۱۱ ۷ کتاب المصاحف: ۱۲۰

ما سوا اور مصاحف کے جملانے کا حکم فرمایا تھا اسی طرح حضرت علی بھی یہی حکم فرماتے جو حضرت علیؑ کے اس قول **لَفَعَلْتُ مَا فَعَلَ فِي الْمَصَاحِفِ** سے ظاہر ہے۔

وہ مصحف امام سے پہلے کے مصاحف میں سورتوں کی ترتیب یا حروف کے اختلاف کا مسئلہ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، اور حضرت علیؓ وغیرہم حضرات صحابہ کرام کے مصاحف کے اختلاف کے بارے میں جو روایات منقول ہیں۔ ان حضرات میں سے کسی نے بھی نہ ایک دوسرے کے مصحف کو غلط بتایا اور نہ ہی مخالفت کی تھی کیونکہ یہ اختلاف یا تو حروف کا اختلاف تھا یا اور کسی سورت کی تقدیم و تاخیر کا اختلاف۔ حروف کا اختلاف اس بنا پر تھا کہ قرآن مجید کا نزول سات احرف سے ہوا تھا۔ اس لئے کوئی مصحف بھی ایسے حروف سے نہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوا تھا۔ اور کسی سورت کی تقدیم و تاخیر اس بنا پر تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورتوں میں آیات کی ترتیب کی طرح ہر سورت کی آپس میں ترتیب پر تصریح نہیں فرمائی تھی۔ اس لئے ان سے اپنے اپنے مصحف میں کسی سورت کی تقدیم و تاخیر ہو سکتی تھی یہ اختلاف اس قسم کا نہ تھا جس سے قرآن مجید کی قرآنیت پر اثر پڑتا۔

البسۃ مشیت الہی کا عارضہ یہ ہوا تھا کہ عہد نبوی میں بھی اور آپ کی رحلت فرمانے کے بعد قرن اول میں بھی ایسے حوادث پیش آئے جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ زمانہ نزول سے لے کر ہمیشہ کے لئے امت کی برداشت سے یہ بات باہر ہے کہ وہ قرآن مجید کے کسی ایک کلمہ کو بھی ایسے حروف سے سنے جس کے بارے میں ان کو یہ یقین حاصل نہ ہو کہ اسی طرح پڑھنا ہے جس طرح کہ نازل ہوا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جب حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے اس حروف سے سنا جس حروف سے انہوں نے آپ سے نہیں سنا تھا تو آپ نے اس پر کماز میں چھٹنے کا ارادہ کیا مگر نازکے پورا کرنے تک آپ نے انتظار فرمایا اور نماز کے ختم کرنے کے ساتھ ہی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا اور اس وقت تک ان کو نہیں چھوڑا جب تک کہ انہیں یہ تسلی حاصل نہیں ہوئی کہ وہ بھی نازل شدہ حروف سے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت ابی بن کعبؓ کو جب اس قسم کا معاملہ درپیش آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کی تصویب فرمائی تو آپ اس وقت کی اپنی کیفیت یوں بیان فرماتے ہیں :-

فَسَقَطَ فِي نَفْسِي وَلَا اذْكَرُ فِي الْجَاهِلِيَةِ  
فَضْرِبَ فِي صَدْرِي فَفَضَّتْ عِرْقًا كَانَتْهَا  
یعنی میرے دل میں ایسا شاک پیدا ہوا کہ جاہلیت میں بھی  
مجھے ایسا شاک پیش نہیں آیا تھا اس شاک کے آنے کی

انظر الى اللدِّ قَرَّتْ - فقال لي - يا ابا! اُرْسِلْ  
 لِي ان اتروء القرات على حروف! - حديث له  
 بنا بر حضور صلي الله عليه وسلم في ميرے سينہ پر نازل  
 مبارک ہوا جس سے میں سپینہ پسینہ ہو گیا اور ڈر کے  
 مارے میری حالت ایسی ہو گئی تو کیا کہ میں اللہ تعالیٰ  
 کی نلت دیکھتا ہوں۔ آپ نے مجھے فرمایا اے ابی!  
 میری نلت جب سنیں بھی گیا کہ میں قرآن مجید ایک  
 حرف سے پڑھوں۔ آخر ہریش تک

صحابہ کرامؓ کے یہ دو واقعات بطور نمونہ کے ذکر کئے گئے جن کے لئے ایسے مواقع کے پیش آئے پر آپ کی خدمت میں  
 حاضر ہونا ممکن تھا۔ مگر آپ کی رحلت کے بعد جب ایک دوسرے سے ایسے حروف سنے جانے لگے جن کے بارے میں  
 ان کو یقین حاصل نہ تھا کہ یہ بھی نازل شدہ حروف سے پڑھتا ہے جس کی بنا پر ان کے آپس میں قتل و قتال کا خطرہ لاحق  
 ہوا تو یہ ضروری سمجھا گیا کہ باجماع صحابہؓ عرضہ اخیرہ (آخری مضامین میں پڑھی ہوئی قرات کے مطابق مصحف لکھا  
 جائے تاکہ ناقیامت آئندہ آنے والے لوگوں کے سامنے یہ بات ثابت ہو کہ امت نے قرآن مجید میں نہ کسی قسم کے تغیر کو  
 برداشت کیا اور نہ کر سکے گا۔ اور یہ کہ صحابہ کرامؓ نے اسی قرات اور ترتیب سے قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنا اور اسی قرات اور ترتیب سے قرآن اول نے قرن ثانی تک اور ہر ہر قرن نے آنے والے قرن تک پہنچایا۔  
 اور پہنچاتا رہتا ہے اور اِنَّ لَہٗ اٰیٰتُوْنَ اور لَا مَبْدَلَ لِکَلِمٰتِہٖ کی پیش گوئی سچی ثابت ہے اور اس کے  
 کلام اللہ ہونے کی تصدیق کے بارے میں لوگوں پر حجت قائم ہے۔

ج - ۱ - قرآن مجید میں کسی قسم کے تصرف کو امت کی برداشت سے باہر ہونے پر شاید عدل قائم کرنے کے طور پر اللہ  
 تعالیٰ نے اس کو منسوخ اتلاوة آیت "الشیخ والشیخۃ اذانینا فارجموہما نکالا من اللہ" کے حکم کی  
 اہمیت کے بارے میں حضرت عمر الفاروقؓ کی زبان سے یہ کلمات کہلوئے۔

لَوْلَا اَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عَمْرٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ  
 عَزَّوَجَلَّ لَكُنْتُمْ اٰه  
 اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ تعالیٰ کی کتاب  
 میں زیادتی کی تو میں ضرور اس کو قرآن مجید میں لکھ دیتا

جب حضرت عمرؓ جیسے شخص جن کی رشد و ہدایت پر وحی ناطق ہے اور جن کی اقتدار و سطوت کی مثال صفحہ  
 ہستی پر تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ ایسے نازل شدہ حکم کا اہواز قرآن مجید میں نہیں کر سکتا۔ جو اہم اور باقی ہو مگر اس  
 کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہو تو دوسروں کے لئے اس میں کسی قسم کے تصرف کرنے کے امکان کا احتمال ہی نہیں رہ سکتا

۲۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کبار صحابہؓ سے "جن کے مصاحف کی بعض سورتوں کی ترتیب اور بعض جگہوں میں حروف کے مختلف ہونے کی روایات سے قرآن مجید میں ان کے اختلاف کے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں" ایسے اقوال اور افعال صادر فرمائے اور ایسے خارجی واقعات وجود میں لائے جس نے ثابت کر دیا کہ تمام حضرات صحابہ کا مصحف نام پر اجماع ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعب خود مصحف امام کے اظہار کرنے والوں میں تھے۔ اور حضرت علیؓ نے مصحف نام کے بارے میں فرمایا تھا۔ "لَوْ وُلِّيتُهُ لَفَعَلْتُ مَا فَعَلَ فِي الْمصاحف" اور "لَوْ لَمْ يصنعہ عثمان لَصَنَعْتُهُ"

اگر آپ حضرت کا مصحف اہم پر اجماع نہ ہوتا اور وہ کسی دوسری ترتیب یا حروف کے قائل ہوتے تو حضرت ابی بن کعبؓ مصحف امام کے مدار کرنے والوں میں شامل نہ ہوتے اور حضرت علیؓ نہ ذکر شدہ کلمات فرماتے اور نہ خلافت سے پہلے اور نہ مسند خلافت پر تکمیل ہونے کے بعد اس کی اشاعت پر خاموش رہ سکتے۔

۳۔ جنگ صفین میں حضرت معاویہؓ کی فوج نے قرآن مجید کو حبس نيزوں پر اٹھایا کہ یہ ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہوگا تو حضرت علیؓ نے یہی مصحف امام جمع شدہ بعد حضرت عثمانؓ کو حکم بنانے کی دعوت کو قبول کرنا اپنے اوپر لازم سمجھا اور اس کے احترام کی خاطر حضرت معاویہؓ کے خلاف جنگ بند کر دی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جزوی فرعی مسائل میں ان کی اختلاف رائے ہوتی۔ مگر سب کا اس پر اجماع تھا کہ قرآن مجید جس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہی ہے جو ہمارے سامنے اب موجود ہے۔

اسی طرح کوفہ میں حضرت ابن مسعودؓ قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے آپ کے حلقہ درس میں لاتعداد لوگ شامل تھے ان کی کثرت کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ جب عبدالرحمن بن اشعث بنو امیہ کے خلاف کھڑے ہوئے تو ان کے ساتھ صرف قرآن کی تعداد چار ہزار تھی جن میں سے بعض حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے براہ راست شاگرد تھے اور بعض ان کے شاگردوں کے شاگرد تھے ان کی وجہ سے مشرق میں قرآن مجید کا درس دینا سب عام ہو چکا ہے۔ اگر حضرت ابن مسعودؓ مصحف امام کی ترتیب و قراءت کے خلاف کسی دوسری ترتیب اور قراءت والے مصحف کے قائل ہوتے تو مشرق میں ضرور ان کے مصحف کی نشر و اشاعت ہوتی۔ جس کو صفحہ ہستی سے مٹانا ناممکن ہوتا۔ جیسا کہ فقہ حنفی کا مٹانا ناممکن ہے جس کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فتاویٰ اور حضرت علیؓ کے فتاویٰ اور فیصلے ہیں جو مشرق میں رائج ہے۔

(د) اس کے علاوہ مصحف امام قرآن اول میں لکھا گیا جس کی انصافیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا :-

كَحَيْرِ الْقُرُونِ قُرُونِي

اور باجماع صحابہ کما گیا ہے جس کی محبت ہونے کے بارے میں ارشاد مبارک ہے :-

لَا تَجْمَعُونَ أُمَّتِي عَلَى التَّحْلِيلَةِ

میری امت گراہی پر جمع نہیں ہو سکتی

اور خلفائے راشدین میں سے تیسرے خلیفہ راشد (حضرت عثمان) کے عہدِ خلافت میں اس ہم کو انجام تک پہنچایا گیا۔ جن کے وہابی کارناموں کے ممکن مستحکم کرنے کے بارے میں قرآن مجید میں یہ مشین گوئی فرمائی گئی ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں

ان سے اللہ وعدہ کرتا ہے کہ انہیں زمین میں حکومت

عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو

حکومت دے چکا ہے اور جس دین کو ان کے لئے

پسند کیا ہے اس کو ان کے واسطے قوت دے گا

رالی اور جو کوئی اس کے بعد بھی کفر کرے گا سو

ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ

رَالِي وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

۱۵ جو روایت علامہ سیوطی نے الاتقان میں حضرت ابن مسعود کے مصحف میں معوذتین کے نہ لکھے جانے اور ابن ابی ولید نے

کتاب المصاحف میں مصحف امام کے لکھنے کے بعد ان کا اپنے مصاحف کے جلالے سے انکار کے متعلق نقل کئے ہیں یہ روایات اس وقت

سے متعلق ہیں جبکہ ان کو یقین حاصل نہیں ہوا تھا کہ جمع قرآن کا یہ کارنامہ ممکن (مستحکم) ہو جائے گا۔ جب ان کو اس کی تکلیف پر یقین حاصل ہوا

تو آپ نے صحابہ کرام کے ساتھ اجماع کیا۔ تکلیف کے بعد اہمیت کی رو سے کسی مومن کے لئے مخالفت کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ چنانچہ اجماع

کی حقیقت کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ نے بتایا ہے :-

اجماع کا لفظ تم نے علماء دین کی زبان سے سنا ہو گا۔

اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ تمام مجتہدین (اس طرح کہ ان میں سے)

ایک بھی علیحدہ ذمہ سب کے سب ایک زمانہ میں کسی مسئلہ

پر اتفاق کریں کیونکہ یہ صورت نہ ہوتی ہے نہ ہو سکتی ہے بلکہ

و معنی اجماع کہ بر زبان علماء دین مشتبہ باشی اہمیت

کہ ہمہ جہتہ تہان لایشتد فرد در عصر واحد برسند اتفاق

کنند زیرا کہ اہل صورتے است غیر واقع بل غیر ممکن بلکہ

اجماع حکم خلیفہ است بجزی بعد مشاورہ اہل الرای بالغیر

جس طرح اللہ تعالیٰ نے استخلاف کا وعدہ پورا فرمایا۔ اسی طرح دین کی بنیاد قرآن مجید کو کتاب کی صورت میں اس طرح سے تمکین دے دی کہ خلیفہ راشد کے حکم سے ان کی نگرانی میں لکھا گیا جس کی سنت کی پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کی طرح ضروری قرار دی اور ان کی ہدایت یافتہ ہونے کی پیش گوئی فرمائی۔

مِنَّمْ بَشَرِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ  
تم پر میری سنت کی پیروی لازم ہے اور خلفائے  
راشدین کی سنت کی پیروی۔ جو ہدایت کی راہ پر  
چلنے والے ہیں اور جن کو ہدایت دی گئی ہے۔

مذہبانی کے دین کے بارے میں خلفائے راشدین کے کارناموں کو ممکن کرنے اور اس کو "رضی اللہ عنہم" سے شہدیت کرنے خلفائے راشدین کے ہدایت یافتہ ہونے، قرن اول کی افضلیت اور ضلالت پران کا اجماع نہ ہونے پر قرآن و حدیث میں تصریحات اس لئے فرمائی گئیں کہ کسی کافر ملحد کے لئے اس میں شک و شبہ ڈالنے کی گنجائش نہ رہے، دین سے متعلق خلفائے راشدین کا کوئی کارنامہ ہدایت پر مبنی نہیں۔ قرآن و حدیث نے ان کے ہر ایسے کارنامے کو ممکن ہو جانے وہی حیثیت دی جو حیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کی ہے۔ جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:-

یام خلافت بقید ایام نبوت بودہ است گو یا در  
ایام نبوت حضرت پیامبر صلی اللہ علیہ وسلم تصریحاً  
بر زمان سے فرمود و در ایام خلافت ساکت  
نشست بدست و سر اشارہ سے فرمایند۔  
خلفائے راشدین کی خلافت کا زمانہ بقید زمانہ نبوت کا تھا  
دیوں سمجھو کہ آپ بعد نبوت ۲۳ برس اپنی عمر شریفی کے  
اور ۳۰ برس زمانہ خلافت راشدہ کل ۵۳ برس نبی امیں  
ہے فرق صرف یہ تھا کہ گو یا زمانہ نبوت میں تصریحاً زبان

۴ مبارکت تمام باتیں فرماتے تھے اور زمانہ خلافت میں ساکت بیٹھے ہوتے تاکہ اور سر سے اشارہ کرتے تھے ۵

بقید عاشیہ ان و نفاذ ان حکم تا کہ شائع شد  
در عالم گنگ گشت  
اجماع کے معنی یہ ہیں کہ خلیفہ (خاص اہل اللہ) حضرت سید  
مشورہ کہنے کے بعد یا نہ مشورہ کہتے ہوئے کوئی حکم سے  
اور وہ حکم نافذ ہو جائے یہاں تک کہ تمام عالم اسلامی (شیعہ)  
ہو جائے اور تمام اسلامی دنیا میں ممکن ہو جائے۔

۵ ممکن :- یعنی مصلحتی کے ساتھ دعا پائے کہ کوئی اس کا اعلان نہ ہو خلفاء راشدین کے بعض احکام ایسے ہوتے کہ تم اسلامی دنیا میں  
مکن :- ہوتے وہ اجملہ کی حد میں نہیں آسکتے؟

حاشیہ بر کشف الظفار اردو ترجمہ از انوار الخفاری مولانا محمد عبدالرشید کور

۶ سنت اس فعل کو کہتے ہیں جو طریقہ جاری ہو اور طریقہ کے بعد ہی ہونے کا مطلب یہی ہے کہ اس کا رواج ہو جائے۔ حاشیہ کشف الظفار  
۷ از انوار الخفاری: ۱۰۰